رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

قیمت پیشگی ششماہی ۶ سالانہ ۱۰

چندہ غیر ممالک سے سات روپیہ

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۶ | ۲۵ مارچ ۱۹۱۹ء | سہ شنبہ | ۲۱ جمادی الاخری ۱۳۳۷ھ | نمبر ۷۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ خاندان مسیح موعود میں بھی خیریت ہے۔

گذشتہ دو تین روز تیز ہوا چلتی رہی اور کسیقدر بارش بھی ہوئی۔

جناب حافظ روشن علی صاحب چند دن کے لئے اپنے وطن تشریف لے گئے ہیں۔

مٹی کے تیل کی کمیابی بلکہ نایابی کی شکایت عام طور پر اخباروں میں نظر سے گذرتی تھی۔ لیکن اب عملی طور پر اس کا احساس ہوتا ہے اور کئی دن سے یہاں کسی دکان سے تیل نہیں ملتا جس سے سخت تکلیف ہے

اخبار احمدیہ

بنگال میں تبلیغ

مولوی سید محمد عبد الواحد صاحب احمدی برہمن بڑیہ سے لکھتے ہیں کہ مخالفین کے اعتراضات کے جواب میں بعض اشتہارات لکھے گئے ہیں۔ ہندوستان سے ایک مولوی محمد یونس نام اس علاقہ میں آئے ہوئے تھے۔ جنہوں نے عوام میں ہمارے خلاف بہت شور و شر پھیلایا۔

ایک مباحثہ وفات مسیح کے متعلق بمقام کاشماہرا مخالف مولوی نے کہا کہ فقہ اکبر میں امام اعظم نے لکھا ہے کہ عیسیٰ آسمان پر ہے۔ میں نے قرآن کریم سے وفات مسیح کے دلائل دیئے۔ مگر مولوی اسی پر اڑا رہا کہ ہمارے لئے امام صاحب کا قول کافی ہے ہماری پر زور تردید کا نتیجہ یہ ہوا کہ غیر احمدیوں میں سے کچھ لوگوں نے ہمارے دلائل کو درست تسلیم کر دیا۔

کئی مقامات پر جلسے اور وعظ ہوئے۔ برہمن بڑیہ میں تین روز تک سالانہ جلسہ ہوا۔ جس میں دور دور سے احباب تشریف لائے۔ بہت سے تبلیغی ٹریکٹ لکھے گئے۔ حال میں قریباً ۲۰ آدمی داخل سلسلہ حقہ ہوئے۔

ضلع گورداسپور میں تبلیغ

شیخ چراغ دین صاحب نے مارچ کے پہلے دو ہفتوں میں ضلع گورداسپور کے بعض دیہات میں

دورہ کیا اور مختلف تقریریں کیں۔ عیسائیوں نے ایک ٹریکٹ شائع کیا تھا جس میں ذکر تھا .... کہ مسیح نے مردوں کو زندہ کیا۔ جانور پیدا کئے۔ مادر زاد اندھوں کو آنکھیں بخشیں وغیرہ وغیرہ اس جگہ ان سب باتوں کی تردید کی اور عمدگی سے سمجھایا گیا کہ جسمانی مردے دنیا میں زندہ نہیں ہو سکتے ہاں نبی روحانی مردے زندہ کیا کرتے ہیں۔ اور پیدا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ حضرت مسیح کے متعلق یہ خیال غلط ہے۔ کیونکہ انجیل بھی اس کی تردید کرتی ہے۔

درخواست دعا

اس دفعہ ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے اٹھارہ طالب علم انٹرنس کے امتحان میں شامل ہوئے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے اور بیرونجات میں جو احمدی طلباء امتحان دے رہے ہیں ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

برادر محمد حسین صاحب احمدی کیمبل پور بعض ابتلاؤں میں ہیں اور برادر نصر اللہ خان صاحب احمدی ضلع پشاور کی اہلیہ بیمار ہیں ان کے لئے دعا کی جائے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

ولادت

مکرمی میاں محمد الدین صاحب نتال ضلع گجرات کے ہاں لڑکا تولد ہوا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے سلطان احمد نام رکھا احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ مولود کو سعید اور بابرکت بنائے۔

نماز جنازہ

بابو گلاب خان صاحب سب پوسٹ ماسٹر ہرینک نے ایک یتیم لڑکی کو پرورش کیا تھا۔ وہ فوت ہو گئی ہے اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔

اطلاع

مکرم مولوی حافظ عبید اللہ۔ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کچھ عرصہ بوجہ تعمیر مکان اپنے وطن میں قیام کریں گے اور خط و کتابت کے لئے ان کا پتہ حسب ذیل ہوگا۔

حویلی شیشیانوالی۔ وزیر آباد ضلع گجرات

آٹھ صفحہ کا اخبار

اس اخبار کے صفحہ ۹۔۱۰ کی کاپی ٹھیک وقت پر تیار کر کے مطبع میں بھیجدی گئی تھی۔ لیکن اتفاقیہ جب پتھر پر وہ لگائی گئی۔ اس کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے وقت پر چھپ نہ سکی۔ اور مجبوراً آٹھ صفحہ کا اخبار شائع کرنا پڑا۔ کوشش کی جائیگی کہ اگلا اخبار سولہ صفحہ کا شائع ہو سکے۔ ایڈیٹر

وی پی کی اطلاع

جن خریداران الفضل کا چندہ ماہ فروری یا ماہ مارچ میں ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام یکم اپریل کا الفضل ششماہی یا سالانہ قیمت وصول کرنے کے لئے وی پی ہوگا۔ جو صاحب وی پی انکاری کریں گے ان کے نام تا وصولی قیمت الفضل بند رہیگا۔

جن اصحاب کا چندہ ماہ فروری میں ختم ہوتا ہے ان سے توقع کی گئی تھی۔ کہ جلسہ پر وہ دستی قیمت پہنچا دیں گے۔ مگر بہت کم دوستوں نے اس پر توجہ کی۔

یہ امر بھی قابل نوٹ ہے کہ یکم مارچ کا الفضل اعانت کاغذ فنڈ کے لئے ایک ایک روپے کا وی پی ہوا تھا۔ ان وی پیوں کو اصل چندہ الفضل سے تعلق نہیں۔ اس لئے کوئی صاحب اس غلط فہمی میں وی پی واپس نہ کریں۔ (مینیجر الفضل)

ریویو آف ریلیجنز میں بے نظیر سلسلہ مضامین

یوں تو جس دن سے ریویو آف ریلیجنز کی عنان ادارت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے دست مبارک میں آئی ہے۔ اس میں آپ کے قلم سے نکلا ہوا ہر ایک مضمون ایک دوسرے سے بڑھ کر مفید اور لائق تحسین شائع ہو رہا ہے۔ لیکن حال میں "ہمارا آقا صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوان سے آپ نے جس مضمون کی ابتدا جنوری اور فروری ۱۹۱۹ء کے رسالہ سے کی ہے وہ نہایت ہی قابل قدر اور عظیم الشان ہے۔ یہ مضمون سوانح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا نمبر ہے۔ اور اس کی تمہید ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے کہ:۔

"کس صاف نیت اور کس شوق کے ساتھ۔ لیکن کیسے ڈرتے ڈرتے میں قلم اٹھاتا ہوں اسے صرف میں جانتا ہوں۔ یا وہ جس سے کوئی چیز مخفی نہیں۔ اور سچ پوچھئے تو صرف وہی جانتا ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ میں اپنی نیت کو صاف سمجھتا ہوں۔ اور اللہ کی نظر میں اس کے اندر کوئی فساد ہو۔ پس اسی سے نیت کی صفائی چاہتا ہوا۔ اور اسی سے مدد طلب کرتا ہوا۔ میں اس مضمون کو شروع کرتا ہوں"۔

یہ الفاظ حضرت ممدوح کی طہارت قلب اور صفائی باطن کے پورے پورے مظہر ہیں۔ احباب اس سے اندازہ لگا لیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اور مطہر زندگی کے حالات۔ جب اس نیت اور اس ارادہ کے ساتھ حضرت صاحبزادہ صاحب رقم فرمائیں گے تو وہ کیسے روح پرور اور دلکش ہونگے۔

پس احباب کو ہم بڑی مسرت اور خوشی کے ساتھ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ اس بے نظیر سلسلہ مضامین سے مستفیض ہونے کے لئے ریویو آف ریلیجنز اردو کو جنوری ۱۹۱۹ء سے باقاعدہ اپنے نام جاری کرا لیں جس کا سالانہ چندہ صرف عہ ہے۔

سخت ضرورت ہے ٹریننگ کلاس ۲۲ وظیفے

قادیان میں احمدیہ مدارس کے لئے استادوں کو تیار کرنے کے لئے ٹریننگ کلاس یکم اپریل ۱۹۱۹ء سے جاری ہو جائیگی۔ ان تمام اردو پرائمری پاس دوستوں کو۔ جو مدرس بننا چاہتے ہیں۔ اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ فوراً درخواستیں بھیج دیں۔ سات سات روپے ماہوار کے ۲۲ وظیفے مقرر کئے گئے ہیں۔ نو ماہ تک ٹریننگ حاصل کرنا ہوگا درخواستیں بہت جلد دفتر ناظر تعلیم و تربیت قادیان میں آنی چاہئیں۔ پرائمری پاس تجربہ کار استادوں کو ترجیح دیجائیگی۔ اردو مڈل پاس بھی درخواستیں بھیجدیں۔

محمد مبارک اسمٰعیل نائب ناظر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
الفضل
قادیان دار الامان ۵ مارچ سنہ ۱۹۱۹ء

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

بابت سنہ ۱۹۱۸ء

(جو مارچ سنہ ۱۹۱۹ء میں منعقد ہوا)

(۱۵-مارچ کی کارروائی)

اگرچہ مطبوعہ پروگرام کے مطابق جلسہ کی کارروائی ۱۵-مارچ سنہ ۱۹۱۹ء کو دو بجے شروع ہونی تھی۔ لیکن صبح سے ہی مسجد اقصیٰ میں حسب اعلان جناب حافظ روشن علی صاحب ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں پہلے مولوی محفوظ الحق صاحب علمی نے اپنے احمدی ہونے کے واقعات اور علمائے سو کے حالات عمدگی کے ساتھ سنائے۔ اور اخیر میں اپنی ایک دردانگیز نظم پڑھی۔ ان کے بعد حکیم مولوی خلیل احمد صاحب نے نشانات نبوت احمدیہ پر ایک زبردست تقریر کی جس سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ گو چونکہ اکثر احباب مسجد نور میں جمع تھے۔ اور جو مسجد اقصیٰ میں تھے انھوں نے کھانا کھانا تھا۔ اس لئے حکیم صاحب نے اپنی تقریر بند کر دی اور بقیہ تقریر مسجد نور میں فرمائی۔ آپ کی تقریر جوش اور ولولے سے معمور تھی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے چند ایک معجزات و نشانات کو کسی قدر تفصیل سے شگفتہ طرز بیان سے بیان کیا۔ اور ثابت کیا کہ دنیا میں جو تغیرات ہو رہے ہیں خواہ وہ یورپ میں یا ایشیا میں کابل میں ہیں یا ایران میں۔ افریقہ میں ہیں۔ یا امریکہ میں سب سے حضرت مسیح موعود کی صداقت ظاہر ہو رہی ہے۔ آسمان آپکی صداقت ظاہر کر رہا ہے۔ زمین آپکی صداقت کی گواہی دے رہی ہے۔ پہاڑ، دریا، سمندر، ہوا۔ غرض کہ دنیا کی ہر چیز بلکہ ہر ذرہ سے آپ کی صداقت ظاہر ہو رہی ہے۔ جس قدر سلطنتیں تباہ ہو رہی ہیں۔ اور جس قدر بادشاہ تخت سے اتار کر تختے پر لٹائے جا رہے ہیں یہ سب حضرت مسیح موعود کی صداقت کے نشانات ہیں۔ وہ لوگ جن کی آنکھیں تو ہیں۔ مگر دیکھتے نہیں جن کے کان تو ہیں۔ مگر سنتے نہیں۔ جن کے دل تو ہیں۔ مگر سمجھتے نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ملکوں کا تباہ و ویران ہونا۔ سلطنتوں کا مٹنا اور برباد ہونا بادشاہوں کا معزول اور قتل ہونا۔ مرزا صاحب کی صداقت کا نشان نہیں۔ بلکہ دنیا میں ایسا ہوتا ہی چلا آیا ہے۔ اور خاصکر موجودہ زمانہ بادشاہ اور بادشاہتوں کی تباہی و بربادی کا زمانہ ہے۔ اس لئے آج کل کے واقعات کا مرزا صاحب کی صداقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان سے ہم پوچھتے ہیں۔ کہ اگر بادشاہوں اور ان کی سلطنتوں کا تباہ و برباد ہونا صرف زمانہ کے تغیرات سے تعلق رکھتا ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے سلطنت برطانیہ اسی زمانہ میں دن دونی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ چونکہ اس سلطنت کے زیر سایہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کو ہر طرح آرام اور آسائش حاصل ہوئی۔ اس لئے آپ نے اس کی بقا اور قیام کے لئے دعائیں کی ہوئی ہیں۔ ہمارے نزدیک ان دعاؤں کا ہی یہ نتیجہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں جہاں دنیا کی تمام سلطنتوں کو کسی نہ کسی رنگ میں نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اور بعض کا تو بالکل تختہ ہی الٹ گیا ہے۔ گورنمنٹ برطانیہ پہلے سے بھی زیادہ وسیع اور مضبوط ہوگئی ہے۔ اور اس کی وسعت دن بدن بڑھ رہی ہے پس ہم بڑے زور کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ اسوقت سلطنتوں میں جو تغیرات ہو رہے ہیں۔ وہ سب حضرت مسیح موعود کی صداقت کی دلیل ہیں۔

حکیم صاحب موصوف نے اور بھی بہت سے نشانات اور واقعات کو حضرت مسیح موعود کی صداقت میں پیش کرتے ہوئے نہایت کامیابی کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کیا اور جلسہ نماز کے لئے برخواست ہوا

دوسرا اجلاس

جناب حافظ روشن علی صاحب کی تقریر

نماز کے بعد دوسرا اجلاس تلاوت و نظم خوانی کے بعد جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد کی صدارت میں شروع ہوا۔ اور جناب حافظ روشن علی صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر تقریر کی۔ آپ نے سورہ عنکبوت کی ابتدائی آیات تلاوت کرکے فرمایا۔

یہ چند آئتیں جو سورہ عنکبوت کی ابتدائی آئتیں ہیں۔ ان میں ایک عظیم الشان امتحان کی خبر دیگئی ہے۔ وہ امتحان کس قوم کے متعلق ہے۔ اسی کے متعلق ہے۔ جس کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ ایمان لائی۔ فرمایا کیا گمان کیا ان لوگوں نے جو ایمان لائے صرف اتنا کہہ دینے سے۔ کہ ہم ایمان لے آئے انکو آزاد چھوڑ دیا جائیگا۔ نہیں۔ بلکہ ان کا ضرور امتحان ہوگا۔ کیونکہ ان سے پہلے جو لوگ ہوئے ان کا امتحان لیا جاتا رہا ہے اس امتحان کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ظاہر کر دیگا کہ کون مستقل مزاج ہیں۔ اور کون جھوٹے اور کچے خیال کے لوگ ہیں۔

انسان کا قاعدہ ہے۔ کہ وہ جب امتحان کی خبر سنتا ہے۔ تو اول اس کو خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر امتحان میں ناکام رہا تو کیا وہ ناکامی ایسی ناکامی ہوگی۔ جو کچھ نقصان دیگی یا نہیں۔ اگر وہ اس امتحان کو معمولی سمجھیگا۔ تو اس کی کچھ پرواہ نہیں کرے گا۔ دوسرے وہ یہ غور کریگا کہ آیا یہ امتحان جس میں شامل ہونے کے لئے مجھے کہا گیا ہے۔ اس میں مجھ سے پہلے بھی کچھ لوگ شامل ہوئے ہیں یا نہیں۔ اگر مجھ سے پہلے کے لوگ اس امتحان میں شامل ہوئے ہیں۔ تو اس امتحان کے پرچے کس قسم کے ہوتے ہیں۔ یہ امتحان جس کی یہاں خبر دی گئی ہے۔ ایسا امتحان ہے۔ جس میں شامل ہونے سے

کوئی بھی [illegible] نہیں رہا۔ اور نہ رہیگا۔ اور اس امتحان کا نتیجہ بھی [illegible] آگیا ہے۔ کہ جو اس میں کامیاب ہوگا وہ بڑا انعام پائیگا۔ اور جو فیل ہوگا وہ سخت ترین نقصان اٹھائیگا۔

اب غور کرنا چاہیئے۔ کہ پہلے لوگ جو اس امتحان میں شامل ہوئے۔ ان کے سامنے کس قسم کے سوالات پیش کئے گئے۔ اس کے لئے جب ہم گزشتہ زمانہ پر غور کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم یہ سلسلہ دیکھتے ہیں۔ کہ وقتاً فوقتاً دنیا میں رسول بھیجے گئے ہیں۔ ہمارے آگے قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایسی امت نہیں جس میں کوئی نذیر نہ آیا ہو۔ لیکن ہر ایک وہ قوم جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے رسول بھیجا۔ ایک وقت اس کا ابتدائی تھا کہ اس سے پہلے اس کی طرف کوئی رسول نہیں بھیجا گیا تھا لیکن پھر ایک وہ وقت آیا جبکہ اس کی طرف پہلے بھی رسول بھیجا گیا۔ اور پھر دوسری دفعہ بھی۔ آپ لوگ اس امر کو جانتے ہیں۔ کہ کسی مدرسہ کا امتحان کبھی تعلیم سے پہلے نہیں ہوتا پہلے تعلیم دیجاتی ہے اور پھر امتحان ہوتا ہے۔ اسی طرح دینی تعلیم دینے کے لئے ایک وہ رسول آتے ہیں۔ جو دنیا میں تعلیم یعنی شریعت لاتے ہیں۔ اور دوسرے وہ ہوتے ہیں۔ جو یہ دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ کہ آیا لوگ شریعت پر قائم ہیں یا نہیں۔ جیسا کہ مدرسوں میں ہوتا ہے۔ کہ پہلے ان کو سبق پڑھاتے ہیں۔ پھر ان کے گھر میں امتحان ہوتے ہیں۔ کہ آیا ان کو سبق یاد ہیں یا نہیں اگر نہیں تو ان کی کمی کو پورا کیا جاتا ہے۔ اور ایک وقت آتا ہے۔ کہ ان کو یونیورسٹی کے امتحان میں شامل ہونا پڑتا ہے۔ اگر وہ اس میں کامیاب ہوں تو ظاہر ہو جاتا ہے کہ پہلے امتحانات میں بھی کامیاب رہے تھے۔ لیکن اگر اس میں ناکام رہیں۔ تو پہلے امتحانات کے متعلق بھی کہا جاتا ہے۔ کہ ان میں کمزور رہے۔ [illegible] بعض انبیاء نے شریعت قائم کی۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شریعت کو قائم کیا۔ لیکن آپ کے بعد بنی اسرائیل میں نبی آئے۔ جنہوں نے لوگوں کو اسی شریعت پر قائم کیا۔ اور آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے جنہوں نے آکر امتحان لیا۔ جن لوگوں نے آپ کو قبول کیا۔ وہ اس امتحان میں کامیاب ہوئے الگ کر دیئے گئے۔ اور جنہوں نے آپ کو قبول نہ کیا ان کو الگ کر دیا۔ اور نہ ماننے والے اس قوم سے بالکل کاٹ دیئے گئے۔

اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ خبر دی ہے کہ اے مسلمانو یہ مت خیال کرو کہ تم صرف اتنا کہدینے سے چھوڑ دیئے جاؤ گے۔ کہ ہم ایمان لائے۔ اور تمہارا امتحان نہ لیا جائیگا۔ کیونکہ کسی قوم کو تم سے پہلے امتحان لئے بغیر نہیں چھوڑا۔ تو اس سے ہمیں خود بخود علم ہو گیا۔ کہ ہمارا بھی ایسا ہی امتحان ہونے والا ہے۔ جیسا پہلی قوموں کا ہوا۔ اور ان کا امتحان ہمارے سامنے ہے۔ کہ ان میں رسول بھیجے گئے جن کے آنے پر ان کے ماننے والوں کو پاس کیا گیا اور نہ ماننے والوں کو فیل کر دیا گیا۔ سب اگر احادیث میں حضرت مسیح موعود کی آمد کی ہمیں خبر نہ بھی دی جاتی تو ہمیں یہ آیت ہی بتلا دیتی۔ کہ کوئی ایسا ہی امتحان ہمارا بھی ہونے والا ہے۔ جیسا کہ پہلی قوموں کا ہوا۔ لیکن اب تو احادیث نے تصریح کر دی ہے کہ جس طرح موسیٰ کی امت کے لئے ممتحن آیا تھا اسی طرح اس امت کے لئے بھی آئیگا۔ چونکہ یہ ایسا عظیم الشان امتحان ہے۔ جس کے ذریعہ دنیا اور آخرت کا فیصلہ ہونا ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس ممتحن کے علامات اور نشانات بتائے جائیں۔ تاکہ جس وقت وہ آئے اسے شناخت کیا جا سکے۔

اب چونکہ ہمارے لئے جس ممتحن نے آنا تھا وہ کوئی ایسا نہ تھا۔ جیسا پہلے کوئی نہ آیا ہو۔ اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اسے کس طرح شناخت کیا جائے۔ بلکہ ایسے ممتحن پہلے بھی آچکے ہیں۔ اس لئے اس کا پہچاننا کوئی مشکل نہیں۔ لیکن امتحان کی قسمیں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین

ہم نے ان کا امتحان لیا جو ان سے پہلے تھے تاکہ اللہ جان لے ان لوگوں کو جو سچے ہیں۔ اور جان لے ان کو جو جھوٹے ہیں۔

اس آیت میں خدا کے علم حاصل کرنے کے معنی جھوٹے اور سچے میں نشان امتیاز قائم کرنے کے ہیں۔ مگر لوگوں کے متعلق جہاں علم حاصل کرنیکا ذکر آتا ہے تو اس کے معنی ہوتے ہیں۔ کہ چونکہ وہ جانتے نہیں اس لئے امتحان کے ذریعہ سے جان لیتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے متعلق اس کا یہ مفہوم ہوتا ہے۔ کہ وہ تو جانتا ہے۔ لیکن انسان اپنے متعلق نہیں جانتے۔ اس لئے وہ انہیں بتاتا ہے۔ کہ تمہاری یہ حالت ہے۔

خدا تعالیٰ جو امتحان لیتا ہے وہ اپنے رسولوں کے ذریعہ لیتا ہے۔ اب سوال ہوتا ہے۔ کہ جو شخص دعویٰ کرتا ہے کہ میں رسول ہوں آیا اس کی کوئی نشانی بھی ہے۔ اور اس کی شناخت کا کوئی طریق بھی ہے! اس کے لئے خدا تعالیٰ قرآن کریم میں بتاتا ہے کہ اس طرح رسول کی شناخت کرنی چاہیئے۔ فرمایا ویقول الذین کفروا لست مرسلا۔ قل کفی باللہ شھیدا بینی و بینکم ومن عندہ علم الکتاب (۱۳:۴۴)

کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے کہ تو رسول نہیں ہے۔ تو کہدے کافی ہے۔ اللہ گواہی دینے والا میرے اور تمہارے درمیان اور کافی ہے وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔

اس آیت میں ان لوگوں کو جو رسول کا انکار کرتے ہیں۔ انکار سے قبل کافر کے نام سے موسوم کیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ دراصل رسول کے آنے سے پہلے ہی کافر ہو چکے ہوتے ہیں اللہ کے رسول کے آنے سے وہ ظاہر ہو جاتے ہیں۔

اب جبکہ نبی کے آنے سے پہلے ہی لوگ کافر ہوتے ہیں۔ تو کیونکر ان کو مومن بنایا جائے۔ اور انہیں بتایا جائے یہ اللہ کا سچا رسول ہے۔ چونکہ رسول خدا کی طرف سے ہونیکا دعویٰ کرتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ ہی کا حق ہے کہ وہ رسول کو شناخت کرنے کا طریق بتائے۔ اسی لئے فرمایا۔ کہدو کافی ہے اللہ گواہی دینے والا میرے اور

تمہارے درمیان۔ اب سوال ہوتا ہے۔ کہ رسول نے دعویٰ کیا کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ لیکن ثبوت میں اس گواہ کو پیش کیا۔ جس سے ہم گواہی نہیں لے سکتے۔ کیونکہ دنیا میں گواہی تین طریق سے لی جاتی ہے ایک یہ کہ گواہ کو عدالت میں طلب کر لیا جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ حاکم گواہ کے مکان پر پہنچ جاتا ہے۔ تیسرے یہ کہ گواہ کے پاس سوالات بھیج دیئے جاتے ہیں۔ وہ ان کے جواب بھیج دیتا ہے۔ لیکن خدا سے ان تینوں طریقوں سے گواہی نہیں لی جا سکتی اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ قرآن کریم بتاتا ہے۔ کہ اللہ تعالے تینوں قسم کی گواہیاں دیتا ہے اللہ تعالی متکبروں اور مغروروں کو ان کے گھروں میں آ کر برنگ عذاب گواہی دیتا ہے۔ اور جو اس کے حضور حاضر ہو کر گواہی طلب کرتے ہیں۔ ان کے لئے ملائکہ اترتے ہیں۔ اور ملائکہ کی گواہی اس طرح ہوتی ہے۔ کہ وہ لوگوں کے دلوں میں قبولیت اور محبت ڈالتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ نبوت کے مدعی اپنی کوشش سے لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا کرتے ہیں اس کے متعلق دیکھنا چاہیئے کہ اگر ان کی محبت انسانی کوششوں کا نتیجہ ہوتی ہے۔ تو جہاں وہ پیدا ہوتے ہیں۔ وہاں کے زیادہ لوگوں میں ہونی چاہیئے لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پیدا ہوئے۔ مگر آپ کی قبولیت مدینہ میں جا کر ہوئی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود قادیان میں پیدا ہوئے۔ مگر آپ کی قبولیت بھی بیرونجات میں زیادہ ہوئی۔

دوسرا طریق ملائکہ کی گواہی کا یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ الہام اور رویا کے ذریعہ لوگوں کو نبی کے قبول کرنے سے آگاہ کرتے ہیں۔ چنانچہ یہاں جس قدر جماعت احمدیہ کے لوگ بیٹھے ہیں۔ ان میں سے اکثر پر رویا کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کی صداقت ظاہر ہوئی۔ تو نبی کی صداقت میں خدا تعالے کی ایک شہادت اس کی قدرت سے اور ملائکہ سے ہوتی ہے۔ اور دوسری اس طرح کہ اپنے علم سے گواہی دیتا ہے۔ یعنی اپنے علم کا رسول پر ظاہر کرتا ہے۔ اور علمی گواہیاں دو طرح کی ہوتی ہیں۔ ایک اس طرح کہ خدا تعالے اپنے رسول کو ایسے کلام پر قدرت بخشتا ہے جس کے مقابلہ میں باقی تمام لوگ عاجز ہوتے ہیں۔ اور اس کی مثل نہیں لا سکتے۔ اس سے خدا تعالیٰ دنیا کو اس طرح گواہی دیتا ہے۔ کہ اے انسانو اگر اس شخص کا رسول ہونیکا دعویٰ جھوٹا ہے۔ اور خدا نے اسے نہیں بھیجا۔ تو میں اس کو ایک کلام دیتا ہوں۔ تم سب مل کر اس کی مثل لاؤ۔ اگر نہ لا سکو تو پھر سمجھ لو کہ خدا نے اس کی سچائی پر مہر کر دی ہے۔ چنانچہ خدا تعالی نے یہ گواہی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت دیا۔ اور اس زمانہ میں پھر اس کو تازہ کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بطور معجزہ قرآن کریم کو پیش کیا۔ اور اس وقت حضرت مسیح موعود کو عربی زبان میں اعجاز بخشا گیا۔

خدا تعالے کی علمی گواہی کا دوسرا طریق یہ ہے کہ عالم الغیب ہونے کی خصوصیت خدا تعالے کو ہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو انسان آتا ہے اس کے متعلق یہ بتانے کے لئے۔ کہ میرے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ خدا تعالے اسے علم غیب سے حصہ دیتا ہے۔ اور اس سے وہ باتیں کہلواتا ہے جو قیاس میں نہیں آ سکتیں۔ مگر اپنے وقت پر پوری ہو جاتی ہیں۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود کے ابتدائی زمانہ کی طرف دیکھو کہ ایک ایسا شخص جو کوٹھڑی اور حجرہ میں بیٹھا رہتا ہے۔ اور انتہا درجہ کا خلوت پسند ہے۔ اسکو خدا تعالی کی طرف سے اس وقت اطلاع دیجاتی ہے۔

I shall give you a large party of Islam

کہ میں تجھے اسلام کی ایک بڑی جماعت دونگا۔

اب دیکھ لو خدا تعالی نے اپنے اس وعدہ کو کس طرح حضرت مسیح موعود کے لئے پورا کیا۔ یہ الہام بتاتا ہے کہ یہ انسانی کلام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ انسان میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ کہ قیاس سے ایسی بات کہے اور پھر وہ پوری بھی ہو جائے۔ اور نہ یہ کسی انسانی قیاس میں آ سکتا تھا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود کی طرف جو لوگ آئے اور آ رہے ہیں۔ ان کے راستہ میں بڑی بڑی مشکلات اور مخالفات حائل ہیں۔ مگر باوجود ان تمام مخالفات کے لوگ حضرت مسیح موعود کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ یہ آپ کی صداقت کا ایک زندہ معجزہ اور خدا تعالی کی شہادت کا زبردست ثبوت ہے۔ تو خدا تعالی کی گواہی ایک تو اس کی قدرت کے ذریعہ ہوتی ہے۔ دوسری علم کے ذریعہ اور تیسری تحریر کے ذریعہ ہے۔ یہ گواہی علماء کی ہوتی ہے۔ وہ اس نبی کو قبول کرتے ہیں خدا تعالی نے ان تینوں طریق سے حضرت مسیح موعود کی صداقت کی گواہی دی ہے۔ خدا نے گھروں میں آ کر گواہی دی ہے اور کوئی گھر خالی نہیں چھوڑا جہاں خدا نے عذاب کے رنگ میں طاعون یا کسی اور ہلاکت خیز عذاب سے اپنا نشان شہادت نہ چھوڑا ہو۔ پھر بیشمار لوگوں پر کشوف و الہامات کے ذریعہ اللہ تعالی نے حقیقت ظاہر فرمائی۔ پھر جن کے پاس حقیقی علم ہے انہیں آپ کو پہچاننے کی توفیق بخشی اور وہ آپ کے دعوے کی تصدیق کرتے ہیں۔

اب سوال ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالی کی طرف سے تو ہر رنگ میں گواہی ہو چکی۔ لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ جس شخص کے متعلق گواہی دیگئی ہے۔ اس کے حالات کیسے ہیں تا کہ خدا کی گواہی کی مطابقت ہو سکے اس کے لئے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نصاریٰ نے اعتراض کیا ہے۔ کہ آپ نے بعض مسیحی چھپائے ہوئے تھے۔ جو آپ کو قرآن تصنیف کر کے دیتے تھے۔ اور آپ ان مسیحیوں کے لکھے ہوئے مضامین کو قرآن کے نام سے شہرت دیتے تھے۔ حالانکہ معترضوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ اگر یہ مسیحیوں کی تصنیف ہوتی۔ تو یہ کیسے ہو سکتا تھا۔ کہ وہ لوگ یہ بھی لکھ دیتے۔ کہ جنہوں نے مسیح کو خدا مانا انہوں نے کفر کیا۔ اسی طرح مسیح موعود کے متعلق نادان مولوی کہتے ہیں۔ کہ آپ نے نعوذ باللہ عرب چھپائے ہوئے تھے

وہ انھیں مضامین لکھ کر دیتے تھے۔ ان کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود تو بار بار تحدی کرتے ہیں کہ کوئی عرب و عجم میرے مقابلہ میں آئے۔ اور عربی زبان دانی اور معارف میں میرا مقابلہ کرے مگر باوجود ان تحدیوں کے وہ کونسا ایسا عرب ہے جو اندر چھپا بیٹھا ہے۔ اور باہر نکلکر اس شخص کے دعووں پر پانی نہیں پھیر دیتا۔ اور ظاہر نہیں کر دیتا کہ یہ سب کچھ تو میں کرتا ہوں۔ کسی عرب کا سامنے نہ آنا ہی اس اعتراض کی لغویت کو ظاہر کر رہا ہے۔

پھر قرآن کریم بتاتا ہے۔ کہ مدعی نبوت کی پہلی زندگی کو اس کی صداقت کے لئے دیکھنا چاہیئے۔ اس کے مطابق حضرت مسیح موعود کی پہلی زندگی پر غور کرنا چاہیئے جس طرح نبی کریم کو مجنوں کہا گیا۔ اسی طرح مسیح موعود کو بھی مجنوں کہا گیا۔ مگر دیکھنا چاہیئے۔ کہ مجنوں تو وہ ہوتا ہے۔ جس کا کام بے نتیجہ ہوتا ہے۔ لیکن کیا مسیح موعود کے کاموں کو بھی کوئی بے نتیجہ کہہ سکتا ہے۔ مجنوں کی باتیں بے ربط اور بے جوڑ ہوتی ہیں لیکن کیا مسیح موعود کے پاک کلام کے متعلق بھی کوئی ایسا کہہ سکتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ پھر مجنوں کے تعلقات لوگوں سے اچھے نہیں ہوتے لیکن مسیح موعود کو دیکھئے کہ آپکے اپنے خاندان سے بیوی بچوں سے۔ دوستوں اور دشمنوں سے کس قسم کے تعلقات تھے۔ پھر آپ کے اخلاق کو دیکھو آپکے صبر و تحمل و بردباری کو دیکھو۔ ایک دفعہ آپنے رؤیا میں دیکھا کہ کسی دشمن نے آپ کو سانپ پارسل کرکے بھیجا ہے۔ مگر آپ نے اسکو مچھلی بناکر اسکو واپس کر دیا۔ اس خواب کے دیکھنے کے بعد ایک عیسائی مطبع والے نے آپ پر مقدمہ کھڑا کر دیا آپنے اس کو ایک مضمون بھیجا۔ اور اس میں ڈال کر ایک خط بھی بھیجدیا۔ جو اسی مضمون کے متعلق تھا۔ اس نے ڈاکخانہ والوں کو اس کی اطلاع دی۔ چونکہ پیکٹ میں خط ڈال کر بھیجنا سرکاری طور پر منع تھا۔ اس لئے آپ پر مقدمہ چلایا گیا۔ جب مقدمہ شروع ہوا اور آپ نے وکلاء سے مشورہ لیا۔ تو انھوں نے کہا کہ آپ انکار کر دیں۔ کہ وہ خط میں نے اس طرح نہیں بھیجا۔ بلکہ ڈاک کے ذریعہ بھیجا تھا۔ مطبع والے نے دشمنی سے جھوٹی مخبری کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تو جھوٹ ہے۔ کہ میں نے نہیں بھیجا۔ میں نے ہی بھیجا ہے۔ اور میں ہرگز یہ نہیں کہونگا۔ کہ میں نے نہیں بھیجا۔ وکلاء نے کہا کہ اگر آپ یہ کہیں گے تو مقدمہ آپکے خلاف ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ مجھکو اس کی پرواہ نہیں۔ چنانچہ جب آپ عدالت میں تشریف لے گئے اور حاکم نے پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ خط میں نے ہی اس میں ڈال کر بھیجا تھا۔ لیکن اس سے کوئی قانون کی خلاف ورزی کرنا مد نظر نہ تھی چونکہ اس خط کو اس مضمون سے تعلق تھا۔ اس لئے اسی میں ڈالدیا گیا۔ حاکم کی سمجھ میں یہ بات آگئی۔ اور باوجود اس کے کہ مخالف وکیل نے ہرچند کوشش کی۔ مگر آپ کو حاکم نے ہر قسم کے جرم و الزام سے بری قرار دیا۔ اسی طرح بعض اور واقعات ہیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود نے دکھلایا کہ مصیبت میں راستبازی اور ہر آفت میں صبر پر خدا کے پاک بندے کس طرح قائم رہتے ہیں۔

اس کے بعد جناب حافظ صاحب نے مختصر طور پر ان نشانات کا ذکر کیا۔ جن سے حضرت مسیح موعود کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ اور اخیر میں فرمایا کہ اعتراضات کے متعلق میں ایک کلیہ قاعدہ کے طور پر بات کہدیتا ہوں۔ احباب اس کو یاد رکھیں اعتراض دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو کسی دلیل سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور دوسرے وہ جو بے دلیل محض وہم سے پیدا ہوتے ہیں۔ جو اعتراضات بے دلیل اور محض وہم سے پیدا ہوں جہاں تک ہوسکے انسان کو ایسے توہمات سے اپنے آپ کو بچانا چاہیئے کیونکہ ایسے توہمات کا نتیجہ جنون ہوتا ہے۔ ہاں وہ اعتراض جو کسی دلیل سے پیدا ہوں۔ ان کو صاحب علم لوگوں کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔ آج کل مخالفین حضرت مسیح موعود کی بعض پیشگوئیوں کو لے کر دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ لیکن دیکھنا یہ چاہیئے کہ ان پیشگوئیوں سے جو مقصود تھا۔ وہ پورا ہوا یا نہیں۔ جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں۔ تو صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو ہر رنگ میں عزت حاصل ہوئی۔ اور آپ کے دشمن خائب و خاسر ہوئے۔ اور یہ نتیجے یہ ایک ایسی بات ہے۔ جو ہر ایک شخص کو نہایت صفائی کے ساتھ نظر آسکتی ہے۔ اور اسپر حضرت مرزا صاحب کی صداقت واضح ہوجاتی ہے۔

آج کل ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ مرزا صاحب اگر سچے ہوتے۔ تو بڑے بڑے لوگ انھیں کیوں نہ مانتے۔ غریب لوگ ہی ان کی جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ابتدا میں اللہ تعالیٰ غریبوں اور چھوٹے لوگوں کو اپنے نبی کے قبول کرنے کی توفیق دیکر ان پر احسان فرمانا چاہتا ہے۔ کیونکہ ان کو ترقی دیکر اعلیٰ درجہ پر پہنچا دیتا ہے۔ لیکن اگر ابتدا میں نبی کو بڑے بڑے لوگ مان لیں۔ تو وہ الٹا اپنا احسان نبی پر دھریں۔ کہ ہمارے اثر اور رسوخ سے لوگوں نے مانا۔ یا ہم نے یہ مدد دی۔ اس لئے خدا تعالیٰ ابتدا میں غریبوں کو اپنے نبی کے لئے انتخاب کرتا ہے اور ان پر اپنے احسانات کی بارشیں فرماتا ہے۔ کیونکہ وہ لوگ شکرگذار ہوتے ہیں۔ حضرت عمر کا واقعہ کہ آپ حج کو تشریف لے جارہے تھے۔ کہ ایک درخت کے پاس کھڑے ہوگئے۔ اور دیر تک کھڑے رہے ایک صحابی نے پوچھا یہاں کھڑے ہونے کی کیا وجہ ہے۔ انھوں نے فرمایا میرے باپ کا ایک اونٹ تھا جسے میں یہاں چرایا کرتا تھا۔ لیکن آج نبی کریم کے طفیل خدا نے مجھ پر یہ احسان فرمایا۔ کہ ہزاروں لوگ میرے اشارے پر جانیں دینے کو تیار ہیں۔ تو ابتدا میں جو لوگ انبیاء کو مانتے ہیں۔ وہ دنیاوی لحاظ سے معمولی درجہ کے ہوتے ہیں۔ یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کا ہے۔ اور یہ بھی حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک نشان ہے۔

جناب حافظ صاحب کی تقریر کا یہ نہایت تھوڑا خلاصہ ہے۔ مفصل تقریر انشاء اللہ بعد میں مرتب کرکے شائع کی جائیگی۔ حافظ صاحب کی تقریر کے بعد ڈاکٹر دانشمندین

غیر ممالک کی برقی خبریں

اسپارٹیکسٹ جماعت کی درخواست صلح لندن ۱۲ - مارچ کوپن ہیگن کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ اسپارٹیکسٹ طبقہ کی درخواست صلح پر نوسکی نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اسپارٹیکسٹ طبقہ کے تمام اشخاص کو بلا شرط اطاعت قبول کرنا چاہیئے۔ برلن کے اخبارات ناقل ہیں کہ اس وقت تک ۲۰۰۰ اسپارٹیکسٹ جماعت کے لوگ گرفتار ہو چکے ہیں۔

جرمنی میں انقلاب لندن ۱۳ - مارچ - کوپن ہیگن کا ایک تار مظہر ہے کہ برلن کا ایک تار ناقل ہے کہ گورنمنٹ کے سپاہیوں نے تیز جد و جہد کے بعد شہر کے مشرقی حصہ پر قبضہ کر لیا۔ سامان حرب کی ایک معقول مقدار ہاتھ لگی گورنمنٹ کے سپاہیوں کے خفیف نقصانات ہوئے۔ سپارٹیکسٹ جماعت کی بیرحمی اور مظالم کی تصدیق ہو رہی ہے۔

چار مشہور مصری لیڈر جلاوطن کر دیئے گئے لندن ۱۳ مارچ چار مشہور مصری قوم پرست جن میں دو سابق وزرا بھی شامل ہیں مالٹا بھیج دیئے گئے۔ کیونکہ ان پر انگریزوں کے خلاف سازش پھیلانے کا جرم عائد کیا گیا تھا۔

برلن میں موجودہ صورت حال - لندن ۱۴ - مارچ برلن میں موجودہ صورت حال کی اہمیت کا پتہ اس سے چلتا ہے۔ کہ اوسط طبقہ کے لوگ اپنے متعلقین کے ہمراہ بکثرت برلن سے محفوظ اضلاع میں منتقل ہو رہے ہیں۔ برلن میں اس قسم کے مناظر پہلی مرتبہ مشاہدہ کئے گئے۔

جرمنی میں ہنوز کشت و خون جاری ہے لندن ۱۱ مارچ۔ برلن کا ایک تار مظہر ہے کہ یہاں خونریز جنگ ہنوز جاری ہے۔ گورنمنٹ کے سپاہی اسپارٹیکسٹ جماعت کے لوگوں کو گھیر رہے ہیں جن کی بہت سے لوگ تائید کر رہے ہیں۔ اور جو ہنوز بہت سے عمارتوں پر قابض ہیں۔ گورنمنٹ کے سپاہی توپوں کا استعمال کر رہے ہیں۔ اور آلات ہوائی برابر [illegible] کر رہے ہیں۔ جن میں سے بہت سے بے گناہ اشخاص کا بھی خون ہو رہا ہے۔ دونوں طرف سے گرفتار شدہ قیدی ہلاک کر ڈالے جاتے ہیں۔ ریڈکراس گاڑیاں اکثر رد کر دی جاتی ہیں اور زخمی باہر پھینک دیئے جاتے ہیں۔

جہازوں کے کرایہ میں تخفیف لندن ۱ مارچ - ریکر لائین نے انگلستان سے ہندوستان آنے والے جہازات کے کرایہ میں اتنی ہی کمی کر دی ہے جتنی پی - اینڈ او اور ایلرمین لائن نے۔

پریسیڈنٹ ولسن پیرس پہنچ گئے - لندن - ۱۴ - مارچ - پریسیڈنٹ ولسن آج ۱۲ بجے پیرس میں داخل ہوئے۔ پریسیڈنٹ پوئنکاری استقبال کے لئے موجود تھے۔

برازیل میں شدید آتشزدگی سانٹوس (برازیل) ۲ - مارچ ڈاکس میں ایک نہایت سخت آتشزدگی ہوئی۔ جس سے جوٹ کی ۲۹ ہزار گانٹھیں اور سٹیٹ گورنمنٹ کی "کافی" کی ۹۰ ہزار بوریاں تباہ ہو گئیں۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ پندرہ لاکھ پونڈ کا نقصان ہو گیا ہے۔

جرمنی کی مالی حالت - لندن - ۱۷ - مارچ دارالعوام میں مسٹر کلاڈ مولتھر کے جواب میں مسٹر بونر لا نے کہا کہ وہ تحقیقاتی کمیٹی جس کے صدر مسٹر ہیوز تھے اور جرمنی کی مالی حالت کی تحقیقات کر رہی تھی اس کی رپورٹ شائع کرنے کی تجویز نہیں کی گئی ہے۔ مسٹر لانتھر نے کہا کہ اس کا یقین دلانا چاہیئے۔ کہ صلح کانفرنس میں جرمنی سے پورا مطالبہ کیا جائیگا۔ ورنہ اگر جرمنی سے کم رقم وصول ہوئی تو ہم کو بہت نقصان ہوگا۔ مسٹر بونر لا نے جواب دیا کہ میں اس قسم کا وعدہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ گورنمنٹ کی پالیسی یہ نہیں ہے۔ کہ جرمنی سے اس رقم سے زیادہ کا مطالبہ کیا جائے۔ جس کے متعلق اس کا خیال ہے کہ جرمنی میں ادا کرنے کی قابلیت ہے۔

ہندوستان کی خبریں

رولیٹ بل پاس ہو گیا - متنازعہ مسودہ قانون - جس کو عام طور پر رولیٹ بل کہا جاتا ہے امپیریل لیجسلیٹو کونسل میں ۱۸ مارچ کو پاس ہو گیا۔ قریب قریب تمام غیر سرکاری ممبروں نے بل کے خلاف تقریریں کیں۔ بل ۲۰ رایوں کے مقابلہ میں ۳۵ رایوں سے پاس ہوا۔

مسٹر شرما کا استعفا - آنریبل مسٹر شرما نے رولٹ بل کے پاس ہونے پر امپیریل کونسل کی ممبری سے استعفا دیدیا تھا اب معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے استعفا واپس لے لیا ہے۔

پنجاب میں پلیگ - ہفتہ مختتمہ ۸ مارچ میں پنجاب میں پلیگ کے ۳۵۰۴ کیس اور ۲۷۰۳ اموات ہوئیں۔

رائٹ آنریبل لارڈ سنہا آئندہ ماہ اگست میں ہندوستان تشریف لائیں گے۔

ہمعصر مسلم ہیرلڈ الہ آباد کو امید ہے۔ کہ رائٹ آنریبل مسٹر امیر علی لارڈ بنائے جائیں گے۔

مسٹر ٹول سابق پرنسپل علیگڈھ کالج پنجاب میں اسسٹنٹ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کے نئے عہدہ پر مقرر ہوئے ہیں۔

لاہور اور دہلی کے درمیان سلسلہ ٹیلیفون جاری ہو گیا ہے۔ ہر شخص ڈھائی روپے دیکر تین منٹ تک گفتگو کر سکتا ہے۔ ٹیلیفون کے استعمال کے لئے وقت کی کوئی قید نہیں ہو گی۔

تجربات جنگ کے متعلق تبادلہ خیالات کے لئے ایک فرانسیسی اور ایک بلجین اخباری وفد ہندوستان کا دورہ کر رہا ہے۔ یہ وفد صاحب وزیر ہند کی اجازت و منشاء سے ہندوستان آیا ہے۔

حضور وائسرائے کا عزم دکن ہز ایکسلنسی لارڈ چیمسفورڈ بہادر آئندہ پنجشنبہ ۲۰ مارچ کی صبح کو [illegible] حیدرآباد میں رونق افروز ہونگے اور آئندہ شنبہ ۲۲ مارچ کو [illegible] مراجعت

اشتہارات

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ اور سلاجیت

ممیرے کی تصدیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلیفہ اول نے کی اور سرمہ کی ترکیب انہوں نے ہی بتلائی ہے - اور فرمایا "برائے امراض چشم بسیار مفید است" ممیرے کی قیمت فی تولہ عہ اور سرمہ فی تولہ عـ/ سلاجیت فی تولہ ۲ مقوی اعضائے رئیسہ مشتہی الطعام قاطع بلغم در ریاح دافع بواسیر رقی شیخوخیت دافع کرم شکم مقوی معدہ سنگ گردہ و درد مفاصل کیلئے مجرب ہے

المشتہر

احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

ضرورت ضرورت ضرورت

ہمیں ڈیرہ دون دوکان کے لئے ایک تجربہ کار چست محنتی احمدی ڈرائیور کی ضرورت ہے - جو موٹر کار ون کی مرمت کا کام بخوبی جانتا ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے - احمدی احباب عند الضرورت ہم سے ٹائر اور ٹیوب اور موٹر اور اوورلینڈ کار کا نیا مال منگوا کر فائدہ اٹھائیں اور پہنچائیں -

پتہ محمد امین فضل کریم - دی پنجاب موٹر اسٹور متصل ریلوے اسٹیشن ہردوار روڈ - ڈیرہ دون

درخواست نکاح

مسمی اسماعیل ذات جٹ ہجرا ساکن پریم کوٹ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ حیثیت زمینداری مالک واحد دو صد گھماؤں زمین کا ہے - اور اپنے خانہ میں مجرد سابقہ منکوحہ قضاء الٰہی سے فوت ہوگئی ہے - عمر ۱۸ سال کا ہے -

غلام نبی احمدی - امام مسجد پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ

تریاق دمہ

دمہ یعنی ضیق النفس کیلئے تو اکسیر ہے - کھانسی و سردرد کیلئے بھی نہایت مفید ہے - کیسا ہی کہنہ سے کہنہ مرض ہو اس تریاق کے استعمال سے فوراً دور ہو جاتا ہے اخبار اہلسنت والجماعت لکھتا ہے - خواجہ معین الدین صاحب کا ایجاد کردہ تریاق دمہ ہم نے استعمال کرایا ہے واقعی ضیق النفس کے لئے بےنظیر ہے - یہ مرض خطرناک ہے ہزارہا آدمی اس مرض میں فوت ہو جاتے ہیں - مگر خواجہ صاحب کا ایجاد کردہ تریاق دمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے حکیم محبوب الرحمن صاحب منشی حبیب احمد صاحب سید محمد ہاشم صاحب احمدی محمد عامل صاحب احمدی مقبول حسن صاحب وغیرہ وغیرہ بھی اس تریاق کی تصدیق کرتے ہیں قیمت فی شیشی دس آنہ ملنے کا پتہ خواجہ معین الدین احمدی قادیان پنجاب

الفضل { ایک ایسی جماعت کا آرگن ہے کہ جو خدا کے فضل سے تعلیم یافتہ ہے

اور جس میں ہر طبقہ کے آدمی پائے جاتے ہیں - اور مذہبی اخبار ہونے کی وجہ سے ہر شخص اس کا فائل محفوظ رکھتا ہے اس لئے اس میں اشتہار دینے سے تاجروں کو بہت فائدہ ہے (مینجر)

خضاب شاہجہانی

ہمارا خضاب شاہجہانی عرصہ دراز سے مشہور و مقبول ہے - اس کی وجہ یہ نہیں کہ ہم نے اسکی شہرت کے واسطے کوئی خاص کوشش کی ہو - بلکہ خضاب شاہجہانی کی عام قبولیت کا اصل راز یہ ہے کہ اپنی بےنظیر خوبیوں کے سبب جہاں گیا پسند آیا جس نے ایکبار لگایا پھر بھی بار بار منگایا یہی نہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کا خریدار بنایا اطبا اور ڈاکٹروں کا بالاتفاق یہ خیال ہے کہ اصل خضاب وہ ہے جو جلد پر داغ دھبہ نہ دے - یہ وصف خضاب شاہجہانی میں خدا کے فضل سے موجود ہے اس میں کاسٹک - پارگری وغیرہ کوئی ایسے اجزا شامل نہیں جو کسی طرح بھی مضرت رساں ہوں - ایک دفعہ لگانے سے ہفتوں اس کا اثر رہتا ہے - بالوں میں ایسی گہری پائدار اور چمکیلی سیاہی آجاتی ہے - جیسی جوانی میں ان پر قدرتی سیاہی اور آبداری ہوتی ہے - اگر ہمارے اس بیان میں خلاف یا مبالغہ ثابت ہو تو ہم قیمت معہ ہرجانہ دینے کو تیار ہیں - ہم کوئی اشتہاری دوا فروش نہیں کاروباری لوگ ہیں فضول لفاظی میں اپنا اور دوسروں کا وقت ضائع کرنا پسند نہیں کرتے - تجربہ سب سے بڑھ کر کسوٹی ہے - بطور آزمائش ایک ہی شیشی طلب فرما کر جھوٹ سچ کو پرکھ لیں اس سے بڑھ کر اطمینان کی اور کیا صورت ہو سکتی ہے -

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے - جنہیں مناسب شرائط پر خضاب شاہجہانی کی ایجنسی دیجاتی ہے اور معقول کمیشن -

قیمت فی بکس ۱۲/ (بارہ آنہ) علاوہ محصول ڈاک -

ایم فیروزالدین اینڈ برادرس - قادیان ضلع گورداسپور

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب حافظ ربانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا